یہ دعوتی سلسلے کی پانچویں قسط ہے، جس میں جماعت کے معروف ومشہو عالم دین بے باک قلم کار فضیلۃ الشیخ عبدالمعید مدنی حفظہ اللہ کی کتاب ,,جماعت اہل حدیث کی تنظیم مسائل مشکلات اور ترجیحات،، سے چند اقتباسات جس کا تعلق دعوت وتبلیغ کے بنیادی اصول وضوابط سے ہے،ایک داعی کے لئے حالات حاضرہ کے تناظر میں سلفی منہج کے مطابق دعوت دین کے صحیح رخ کو پہچاننے میں شیخ محترم کی یہ تحریر بڑی ہی ممد ومعاون ثابت ہوسکتی ہے،جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ آپ کے پیش نظر ہے،اللہ تعالی شیخ محترم کو مزید ہمت وحوصلہ عطا فرمائے ،اور آپ کی قابل قدر کوششوں کو شرف قبولیت بخشے۔

دعوت دین ایک دینی فریضہ ہے،جس کا تعلق انسانی زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے ہے،لوگوں کو پیغام حق سے آگاہ کرنا اور دینی تعلیم کے ذریعہ انسانوں کو راہ راست پر لانا سب سے بہتر کام ہے،اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ,,اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے ، نیک عمل کرے اور اقرار کرے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہوں ،، دعوت وتبلیغ کے کچھ بنیادی اصول وضوابط ہیں،ان کے مطابق کام کرنے سے یقیناً کامیابی مل سکتی ہے ، اگر ان اصولوں کو سامنے نہ رکھا جائے تو دعوت وتبلیغ بسا اوقات انتشار وخلفشار کا سبب بن جاتی ہے،اور حق کی اشاعت کے بجائے شرک وبدعات کی اشاعت ہونے لگتی ہے،عیار لوگ اسے کمائی کا ذریعہ بنا لیتے ہیں،اور شہرت ومنصب کا کھیل شروع کردیتے ہیں،

۱) مکمل دین: دعوت دین کی سلسلے میں اگر ایک نظم بنتا ہے اور صحیح سمت میں دعوت وتبلیغ کا کام ہوتا ہے تو پہلی شرط یہ ہے کہ ہماری دعوت میں مکمل دین شامل ہو،روایتی دین، جزئی دین،خانہ ساز دین،مَن پسند دین نہیں چل سکتا۔ارشاد باری ہے: اے ایمان والو!اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ ، اور شیطان کے نقوش قدم پر مت چلو ، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔، مسلمان اگر مکمل دین کو سامنے نہیں رکھتا ہے تو پھر وہ جس قدر دین کو چھوڑتا ہے اسی قدر اسے شیطا کی راہوں پر چلنا پڑتا ہے،اور ایسی حالت میں اس کی دین داری باطل ہوتی ہے،اور اس دینی دعوت میں دم خم نہیں رہتا ہے، کُل دین کو بسروچشم قبول کرنے اور وسعت بھر اس پر عمل کرنے اور اس کی دعوت دینے سے کامیابی ملتی ہے۔جزئی یا من پسند دین کی طرف لوگوں کو بلانے سے شریعت کا مطلوب حاصل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی بہتر سماج اور معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے ،دعوت دین کے لئے صحیح دین کا ہونا نہایت ضروری ہے، صحیح دین میں تاثیر اور کشش ہوتی ہے ،اس سے صحیح فکر اور سوچ بنتی ہے،انسان اللہ کا صحیح بندہ بنتا ہے، جزئی دین کی تبلیغ سے انسان کی زندگی سدھر نہیں سکتی،اس لئے کلی دین کا صحیح اِدراک ہمارا اولین فریضہ ہے۔،،

۲) صحیح دین: دعوت دین کے لئے ضروری ہے کہ انسان صحیح دین پر عمل کرے اور اس کی تبلیغ کرے، صحیح دین کسے کہتے ہیں؟ صحیح دین وہ ہے جس کے پیچھے کتاب اللہ اور سنت صحیحہ کی دلیل ہو، دین کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کے پیچھے دلیل ضروری ہے اور دلیل کیسی؟ محکم دلیل، تاویل والی دلیل نہیں، دانشورانہ دلیل دین کی دلیل نہیں بن سکتی کسی بھی تاویل باطل اور رائے باطل کی دین میں ادنی اہمیت نہیں ہے، اور نہ عقل پرستی کی کوئی حیثیت ہے، دین اگر صحیح نہ ہو تو شرک کا دین ہوسکتا ہے، بدعات وخرافات اور الحاد وزندقہ ہوسکتا ہے، وہ صوفی اسلام ،شخصیت پرستی کا اسلام، قبر پرستی کا اسلام، سیکولر اسلام، خارجی اسلام، تحریکی اسلام، انقلابی اسلام، استشراق زدہ دانشوروں کا اسلام، بھگوا رنگ سے سُر ملانے والا وحید خانی اسلام، جہاد کے نام پر فساد مچانے والے فسادیوں کا اسلام، قیام خلافت کا اسراری اسلام، صحیح اہل الحدیث کا نائکی ایڈیشن اسلام، جماعت المسلمین کا تکفیری اسلام، فراہی کے نام پر اسلام کا غامدی ایڈیشن بھی خوب ہے، دین کے نام پر یہ سارے نمونے موجود ہیں دعوت دین میں ان سے آگاہ رہنا اور صحیح دین کو سمجھنا وقت کا اہم تقاضا ہے، صحیح دین آسان ہے، دوسرے برانڈ کے اسلام کو جاننا اور سمجھنا مشکل ہے،

۳) صحیح منہج: صحیح دین کا اپنا مکمل نظم ہے، اور اس کے اجزاء باہم مربوط ہیں اور اس کی اپنی مستقبل ہے ،نصوص اور دلیل سے تعلیمات حاصل کرنے کا طریقہ متعین ہے ،ان نصوص کیساتھ ہمارا تعامل کیسا ہو، اس کا طریقہ متعین ہے، عقل کو استعمال کرنے کی گنجائش کتنی ہے ،ہماری مادی عقل کو ادراک کی صلاحیت کتنی ہے؟ اور کہاں اس کی سرحدیں ختم ہوجاتی ہیں، عقل کی طغیانی سے کس طرح نصوص کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے، اور کس طرح کج روی اور فکری گمراہی پیدا ہوتی ہے، پھر اس کی آڑ میں خارجیت، تشیّع، تصوف اور تقلید جنم لیتی ہے، کتاب و سنت کی دعوت کو پھیلانے والے پر لازم ہے کہ وہ صحیح منہج کو سمجھے، اور منہج کے مطابق دین کا فہم حاصل کرے، اسے وسطیت اور توازن کے صراط مستقیم اور سواء السبیل پر چلنا پڑے گا منہج کے فہم کا دین میں اساسی رول ہے، فہم دین اور دین کی تنفیذ اور عملی تطبیق کا راستہ طے ہے، نبی کریم ﷺ نے دین کی تعلیم صحابہ کو کیسے دی ، اور کس طرح انہوں نے اسے سمجھا، اور اسے اپنی کل زندگی پر نافذ کیا، اور آپ کے طے کردہ طریق فہم اور طریق عمل کے مطابق انفرادی ومعاشرتی زندگی کی تشکیل ہوئی، اسلامی حکومت وجود میں آئی، اسلامی معیشت کا نظام قائم ہوا، اور اسلام کا ایک عملی ماڈل قیامت تک کے لئے سارے مسلمانوں کے لئے برقرار ہے اس کے مطابق تمام مسلمانوں کو چلنا ہے، وہی راہ فکر وعمل اور راہ نجات ہے، بقیہ دیگر سر پھرا پن دکانداری، نفس پرستی یا فکر وعمل عقیدہ ومنہج کی کمزوری ہے،

۴) صادقین کی جماعت: دعوت دین سے جو لوگ وابستہ ہوں ان کے اوپر لازم ہے کہ وہ اپنے قول وعمل میں سچے ہوں، خالی زبانی جمع خرچ کے بیوپاری نہ رہیں، ایک داعی کے اوصاف میں لفاظی کا زیادہ مقام نہیں ہوتا اور نری لفاظی تو ایک عیب اور فتنہ ہے، بے کردار مولوی ، برادر اور داعی گپ باز ہوتا ہے، ہر وقت گھات میں رہتا ہے کہ تقریر اور محنت کی قیمت وصول کرے، ہر وقت اس کے دل میں یہ ہوس بھڑکتی رہتی ہے کہ کہاں کتنا کچھ ملے بٹورلوں، مفت خوری اس کی عادت بن جاتی ہے، اور خیانت اور خست اس کی طبیعت، اس کے اندر حرص ولالچ گھر کئے ہوتے ہیں، چند سکوں کی خاطر وہ کسی کے ہاتھ اپنا ایمان بیچنے کے لئے تیار ہوتا ہے، دعوت واصلاح پر نظر رکھنے کے بجائے اپنی شخصیت اجاگر کرنے کے بڑھانے اور دولت وشہرت حاصل کرنے کے چکر میں رہتا ہے، ایسا مولوی اور داعی میدانِ دعوت میں آگے آئے گا تو فتنہ بنے گا ، آج پورا دعوتی نظام ایسے ہی کاروباری مولویوں کے حوالے ہوتا چلا جارہا ہے، عوام الناس کا مزاج بگاڑ کر رکھ دیا گیا ہے، اگر یہ گویے کسی جلسے میں نہ پہونچیں تو گویا اسٹیج کی زینت بنے سارے علماء پانی کم جائے ہیں، ان کی اپنی کوئی علمی حیثیت ہی نہیں ہے، لہذا کار دعوت کے لئے نیک صالح اور مخلص لوگوں کی ضرورت ہے، رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کی جماعت صدیقین شہداء اور صالحین کی تھی ، انہوں نے دعوت دین کا کام کیا تو اس کے اثرات ایسے زبردست نکلے کہ رہتی دنیا تک اس کے اثرات برقرار رہیں گے، اللہ تعالی فرماتا ہے: اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، اللہ کے نزدیک ایسا رویہ سخت ناراضگی کا سبب ہے کہ تم کہو وہ جو کرتے نہیں۔ لہذا اوصاف دینیہ واخلاقیہ سے خالی داعی ایک عیب ہے، ایک فتنہ ہے، اور سماج کے اوپر ایک بوجھ ہے۔،،

۵) مصادر دعوت: دین کے مصادر کتاب وسنت ہیں، ایک انسان کو اگر دعوت وتبلیغ کا جذبہ ہے تو اسے چاہیے کہ ان کا مطالعہ کرے اور ان کے حقائق کو سمجھ کر اس کے مطابق اپنی زندگی

ڈھالے، کتاب وسنت کو بنیاد بنانے کے بجائے اگر قصے کہانیاں بنیاد بن جائیں یا ضعاف وموضوعات پر مشتمل فضائل بنیاد بن جائیں، تو ایسی دعوت گمراہی اور فتنہ ہے، اگر ان مصادر شریعت کا دامن ہاتھ سے چھوٹا اور افکار ونظریات شخصیات وفضولیات کو مصادر دعوت بنالیا گیا تو ان سے بھی دینی ذہن سازی اور تعلیم وتربیت کا کام نہیں ہوسکتا۔ کتاب وسنت کی تفسیر وتشریح میں جو کتابیں ہیں ان میں وہی تفاسیر اور شروح احادیث قابل قبول ہیں جو سلف صالحین اور محدثین کے منہج اور ان کے طرز فہم پر ہیں، اسی طرح فقہ میں فقہ السنہ پر اعماد کیا جاسکتا ہے، یا عام دینی کتابیں جن کا منہج سلف صالحین کا منہج ہو وہی قابل اعتماد ہیں، اور انہیں کو پڑھنا چاہیے، دیگر تحریکی یا صوفی کتابوں کو پڑھنے سے احتراز کرنا چاہیے، غیر منہجی لوگوں کی کتابیں پڑھنا وقت کا ضیاع ہے، بہت سے چمتکاری مصنف ہوتے ہیں جن کے ہاں ایران وتوران کی باتیں زیادہ ہوتی ہیں اور منہج دین وعقیدہ سے ہٹے ہوتے ہیں، بہت سے لوگ نام اور شہرت کی بنیاد پر ہر تحریر کی طرف لپکتے ہیں، جبکہ شہرت کی بیساکھی کے سہارے وہ قائم رہتی ہیں، جس طرح پانی صاف ستھرا پینے کو ہر شخص ضروری سمجھتا ہے اسی طرح کتاب بھی صاف ستھری پڑھنی چاہیے، اور دیگر انسانی فکر وخیال سے آلودہ کتابیں پڑھنے سے احتراز کرنا چاہیے، اسی طرح تقریری کیسٹیں، بیانات اور آڈیو ویڈیوز بھی زیادہ کارآمد نہیں ہوتی ہیں، بلکہ اکثر سخن سازی پر مشتمل ہوتی ہیں، بحیثیت مجموعی وہ ایسی نہیں ہوتی ہیں جن سے خالص اسلامی ذہن بنے اور اس سے شخصیت سازی اور کردار سازی ہو، عموما اکثر بیانات سے فساد اور بگاڑ پیدا ہوتی ہے، اور سننے والے کو فسادی اور متعصب بنادیتی ہیں، اور جو کیسٹیں واقعی اپنے اندر تربیتی تعلیمی واصلاحی عنصر لئے ہوں اور مدلل ہوں اور کسی بھی موضوع پر جامع اور مستقل ہوں انہیں سنا جاسکتا ہے، اس سے استفادہ کرنا چاہیے، کسی بھی مسلمان کو چاہیے کہ وہ پڑھنے، سیکھنے کے ساتھ اپنی اصلاح کرے، تقریر کا عادی بن کر انسان سطحی ہوجاتا ہے، علمیت اور صلاحیت کا رنگ اس وقت نکھر سکتا ہے جب اس کا تعلق براہ راست کلام الہی اور کلام رسول سے جڑ جائے، اس وقت پڑھنے کا رواج کم ہورہا ہے لوگ ٹی وی، کیسٹ، فیس بک، وہاٹ شاپ سے چپک گئے ہیں، مطالعہ کرنے اور پڑھنے سے بھاگتے ہیں، اس سے جنرل نالج میں تو اضافہ ہوسکتا ہے لیکن انسان کی علمی اور دینی صلاحیت نہیں بن سکتی ہے پڑھے بغیر چارہ نہیں اِقرأ کی تعلیم اول روز ہمیں دی گئی، پڑھنے پڑھانے کا یہ سلسلہ ہمیشہ چلنا چاہیے، لہذا مصادر دعوت کی صحیح پہچان ہر داعی کو ہونی لازم ہے،

٦) اصول دعوت: دعوت کے اسلامی اصول طے ہیں، اس کے اصول عقائد، عبادات،

احکام حلال وحرام، معاملات وحقوق اور آداب واخلاق ہیں، انہیں اصول کو لوگوں تک پھیلایا اور پہونچایا جائے، ان کے بجائے اگر قبوریت، تقلید وتصوف، فرعیات سیاست وحکومت کو تاویلا اصول بنالیا جائے یا فکری وفقہی مسالک ومذاہب کو اصول مان لیا جائے، یا رجال وائمہ کو اصول کی جگہ مل جائے، تو پھر قیامت تک دعوت کامیاب نہ ہوگی، کتاب وسنت سے مستنبط اصول دعوت کو ماننے اور منوانے کے بجائے لوگ پسندیدہ مسلک اور پسندیدہ شخصیات کو منواتے ہیں، سارے فرقے اور جماعتیں اپنے خانہ ساز اصولوں کو ہی منوانے پر تُلے ہیں، اسی کو اپنا عقیدہ بناتے ہیں، اسی پر عمل کرتے ہیں، ان کی محبوب شخصیت جو کہہ چکی ہے یہ کہہ دے وہی سب کچھ ہے کوئی عقیدۃ ماتریدی ہے مشربا صوفی مسلکا حنفی دیوبندی اور اگر نسبت جوڑی جائے تو حنفی، امدادی، رشیدی، اشرفی، قادری، چشتی، نقشبندی سہروردی، ان اصولوں اور نسبتوں سے انسان کی ذہن سازی کیسے ہوسکتی ہے، ان نسبتوں سے انسان کے اندر آفاقیت اور وسعت نہیں رہ جاتی، بلکہ علاقائیت اور حزبیت کا شکار ہوجاتا ہے، تعصّبات کے دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے، رونا یہی ہے کہ اسلامی اور دعوتی اصولوں کو چھوڑ کر مسلم اکثریت نے گھروندے بنالئے ہیں اور ان میں جینا ان کی آخری پہونچ ہے،

٧) اسلوب دعوت: دعوت کا ایک اسلوب ہے، جس سے دعوت کا لب ولہجہ طے ہوتا ہے، اس کا طرز وطریقہ متعین ہوتا ہے، اس کی اثر آفرینی نمایاں ہوتی ہے، اور دعوت کا ایک خاص رنگ نکھرتا ہے، دعوت دین میں خیر خواہی بنیادی شیء ہے، اور یہی دعوتی اسلوب کی پہچان ہے، اگر دعوت دین میں داعی کے عمل اور محنت سے خیر خواہی نہ جھلکتی ہو تو دعوت نتیجہ خیز نہیں ہوسکتی، جب دعوت کے اندر خیر خواہی کا عنصر شامل ہوجاتا ہے تو انسان دعوت کا کام کرتے ہوئے منفی جذبات سے بچ جاتا ہے اور دعوت دین کے مخالفوں اور منافقوں سے نمٹنا آسان ہوتا ہے، خیر خواہ داعی گمراہ مدعو کے اعراض پر شکوہ نہیں کرتا نہ اسے حزن وملال ہوتا ہے، اللہ تعالی ہمیں خلوص دل کے ساتھ ان نصیحتوں سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔

اللہ رب العالمین فتنے کے اس دور میں بہتر انداز میں کتاب وسنت کی دعوت کو پیش کرنے کی ہمت دے اور خلوص دل کے ساتھ دعوت دین کی ذمہ داری ہر شخص کو ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اور ہماری ذمہ داریاں

البر فاؤنڈیشن

ا، ونجارا مینسن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیا ڈروڈ، ممبئی ١٠۔

موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229

ای میل: albirr.foundation@gmail.com

ویب سائٹ: www.albirr.in